سوال

طمہ رض(269)کو ملا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک جوکہ رسول اللہ ﷺ کی ملکیت تھا۔ وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیوں نہ مل سکا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

لمہ یہ مال لڑائی کے بغیر اور صلح کرنے کے عوض تھا اس لیے اسے مال فئ کہتے ہیں۔ اور یہ باغ آپؐ کے حصہ میں آیا۔ آپؐ اس باغ سے اپنے گھر والوں پر بھی خرچ کرتے اور غربا میں بھی۔ آپؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے اس باغ کا مطالبہ کیا تو آپؓ نے انہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ا

ں سے متعلقہ روایات اس طرح ہیں:

«عن عائشہ۔ أن فاطمة والعباس علیهما السلام أتیا أبا بکر یلتمسان میراثهما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهما یطلبان أرضیهما من فدک وسهمهما من خیبر فقال لهما ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ما ترکنا صدقة انما یأكل آل محمد من هذا المال قال ابو بکر واللہ لا أدع أمرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعه فیه إلا صنعته» (صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ما ترکنا صدقة)

ن عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ دونوں (رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد) ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے آپؐ کا ترکہ مانگتے تھے یعنی جو زمین آپؐ کی فدک میں تھی اور جو حصہ خیبر کی اراضی میں تھا طلب کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے'

انبیاء کی وراثت ان کی وفات کے بعد ورثا میں تقسیم نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں گزر چکا ہے۔

ہی روایت حضرت ابوہریرہؓ سے بھی اس طرح مروی ہے کہ:

لا تقسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة»

''آپؐ نے فرمایا: میرے وارث اگر میں ایک اشرفی چھوڑ جاؤں تو اس کو تقسیم نہیں کر سکتے بلکہ جو جائیداد میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بیویوں اور عملہ کا خرچہ نکال کر جو بچے وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کیا جائے۔'' (سنن ابی داؤد کتاب [illegible] 2974)

ہے:

«عن ابی عبد اللہ قال ان العلماء ورثة الأنبیاء وذالک ان الانبیاء .... دراهما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثهم فمن اخذ بشیئ منها اخذ بحظ وافر» (اصول کافی: 1 32 باب صفة العلم وفضله)

ے''

ر یہ صرف انبیاء کی اولاد ہی کے لیے قانون نہیں بلکہ ان کی بیویوں اور دوسرے رشتہ داروں کے لیے بھی ہے کہ انبیاء کی وراثت سے انہیں کچھ نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ نبیؐ کی وفات کے بعد امہات المؤمنینؓ نے جب آپؐ کا ترکہ کے لیے ارادہ کیا تو حضرت عائشہؓ نے منع کر دیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

أن أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أردن أن یبعثن عثمان إلی أبی بکر یسألنه میراثهن فقالت عائشة ألیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة» (صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ما ترکنا صدقة)

''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو آپؐ کی بیویوں نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمانؓ کو ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجیں اور اپنے ورثہ کا مطالبہ کریں تو اس وقت میں (عائشہ) ان کو کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ [illegible]''

یہ ایک قانون تھا جس پر حضرت محمد ﷺ کی ذات بھی شامل ہے۔ لہٰذا ان احادیث کی روشنی میں حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو باغ فدک وراثت میں نہ دیا اور اس طرح اس حدیث کے تحت امہات المؤمنین بھی آپؐ کے ترکہ سے محروم رہیں۔

فتاویٰ ارکان اسلام

نماز کے مسائل